پند نامۂ فاضل

مسمی بہ

تحفۂ عثمانیہ

جو بنام نامی شاہزادۂ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر زاد اللہ
فی عمرہ و اقبالہ کے معنون کیا گیا ہے جسکے سو شعر میں اکیس احادیث کا
جو از قسم جوامع الکلم با قل و دل ہیں سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور حاشیہ
اصل حدیث مع ترجمہ اردو لکھدیگئی ہے اور باقی اشعار مین ضروری اور کارآمد نصائح
اور منتخب و لاجواب حکم حکمائے عرب و عجم کے کتب عربیہ وغیرہ سے مترجم و منظوم ہین

صنفہ العبد الضعیف

قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

بماہ ذیقعدہ ۱۳۱۷ ہجری

در مطبع صاحب دکن طبع شد

فہرست کتاب پند نامہ فاضل مسمیٰ تحفۂ عثمانیہ

صحت نامہ خطبہ و دیباچہ پند نامہ فاضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	سلیم	سلیم
۲	۶	بیداہی ا	یکہی ا
۳	۱۴	تاقصنہ	تاقصہ
۳	۱۸	نیکنیوست نکے	نیکیوں نکی
۴	۱۱	اخلاق	جو اخلاق
۴	۱۲	امن	اس
۴	۱۴	قدری قلیل	قدر قلیل
۴	۱۶	مغرفت	مغفرت
۴	۲۰	اجرا	اجزا
۵	۶	اوراوٹھیگا	×
۶	۷	ہریکی	ہریکی را
۶	۸	رح	رح سے بیج
۶	۱۰	ہیں	سے ہے
۶	۲۱	ان	اس
۷	۹	پند فاضل	پند نامۂ فاضل
۷	۱۵	الخاح	انجاح
۷	۸	فعولن فعولن	فعولن
۷	۸	آٹھہ بار	آٹھہ بار سے
۸	۱	لن ہا	لن
۸	۱	فعلن ہا	فعلن
۸	۶	نبا ئین	نہ نبائین
۸	۷	مقرر	مقر
۸	۱۲	رسوم کریم	رسول کریم

واغمضوا عن اغلاطہا الیسیرۃ لاتعسر اصلاحہا علی الفطن الخبیر

نذر

مین اس اسلامی رسالہ کو

جو مظہر اخلاق نبویہ و جامع محاسن آداب ہے

ولیعہد دولت علیہ آصفیہ یعنی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر

زاد اللہ فی عمرہ و اقبالہ و عزہ و جلالہ کے نام نامی سے معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہون

اور بکمال عجز و ادب اعلیحضرت فلک حشمت حضور پرنور بندگانعالی مدظلہ العالی

کی خدمت فیضدرجت مین گذرانکر امید کرتا ہون کہ یہ مبارک رسالہ حضرت ولیعہد ممدوح

کے درس مین خصوصاً اور جملہ اطفال مدارس کے

نصاب تعلیم مین عموماً داخل رہیگا

احقر الخدام

خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

قطعہ دعائیہ

تا بچرخ است مہر و مہ رخشان
حکمران باد در بلاد دکن

تا بدہر است گردش مہ و سال
شاہ و شہزادۂ بلند اقبال

ایضاً

باد محمود تا ابد یارب
شکر ایشان بود ز [illegible]

سایہ شاہ و شاہزادہ ما
تا زبانست در ادا دہ ما

قصیدہ مدحیہ

نسیم الصبا اذہبی بالسلام   الی من تعالی الیہ کلامی
الم تعلمی انہ من ملوک   لقد اورثوا ملکہم عن نظام
ومن اہل مجد تخیر البرایا   لہم سجدا من زمان الفطام
لقد فاق فی الخلق والخلق طرا   کراما فہذا الکریم الکرام
سدید المقال شدید المحال   صفی الجمال وفی الذمام
لدی الحرب لیث یبید الاعادی   لدی الجود غیث مروی الانام
سری شری تقی زہی   ذکی زکی علی المقام
وضی رضی کمی سمی   صفی حفی اجل العظام
ویاتی الانام الیہ اذا ما   اشد الدواہی رمی بالسہام
ودارت علیہم رحی الدہر دورا   جفاء واعنی امتداد السقام
فامسی یزیل الذی نابہم من   شرور ومن واہیات جسام
لقد عم کل البرایا بجود   کمزن السما فی شفاء الاوام
ہو الجحفل الغمر فی کل صعب   وصمصامہ نحس کہام
وان ابت مثلہ کان شمسا   اشعتہا اشرقت فی الظلام
وطلق المحیا تراہ مضیا   کبرق السماء لدی الابتسام
رفیع العماد اخو المکرمات   وذو المجد والعز والاحتشام
فابقاہما اللہ مولی الموالی   بنیل الامانی وفوز المرام

از جامد الطبیعہ خامد القریحہ خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

پند نامۂ فاضل

ہم وزن وہم تعداد اشعار پند نامہ سعدی عرف کریما جسکے ۹۸ شعر مین ایکسو
اون احادیث کا جنکو ائمۂ حدیث نے مدار اسلام و جامع قواعد اسلام و انواع
علوم و آداب اور قلیل المبانی و کثیر المعانی اور از قسم جوامع الکلم اور بدائع
حکم فرمایا ہے سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور باقی
اشعار مین نصایح و حکم حکمای عرب و عجم قریب سوا سو کے باب
نفحۃ الیمن اور دیگر کتب سے ترجمہ و انتخاب کرکے منظوم کیے گئے ہین

مصنفہ
خاکسار
قطب الدین محمود علی
حیدر
آبادی

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل نقلی وعقلی اور انسانکی درجہ بدرجہ ترقی درجۂ اخس سے اوج کمال تک

آیات بینات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور آیت ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض اور آیت انا عرضنا الامانۃ[ـه] علی السموات والارض فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان بآواز بلند کہہ رہے ہین کہ پیدائش حضرت انسان کی غایت نیابت الٰہی سے ہے اور عقل سلیم بھی یہی بتلاتی ہے کہ جملہ مخلوقات سے اگر کوئی مخلوق مستحق نیابت حضرت ذو العزت ہے تو وہ یہی ضعیف البنیان جناب انسان ہے اسلیے کہ انسانمین صفات متقابلہ ومتضادہ کی ایسی قابلیت رکھی گئی ہے جسکی وجہہ سے وہ حضرت باری عز اسمہ کے اسمار متقابلہ کا مظہر ہو سکتا ہے اور عالم صورت ومعنی مین قیام کر سکتا ہے ایسی قابلیت دوسری مخلوق مین نہین ہے کیونکہ ملائکہ کو بوجہہ روحانیت کے اشراقات علمی اور لذات عقلی گو فطرتًا حاصل ہین مگر ہیولی اور صورت جسمانیہ اور مادہ کی کثافت اونمین نہین ہے اور اجرام فلکی گو نفس ناطقہ رکھتے ہین مگر کمالات اونکے خلقی ہونیکے علاوہ مخالف کیفیتونکو اونمین راہ نہین ہے طبقہ جنات مین بھی مادہ کی کثافت نہین ہے بخلاف انسانکے کہ تمام اطوار عالم پر محیط اور حاوی ہے ابتدای آفرینش مین بحالت نطفہ کے جمادات سے تہا اوس سے مرتبہ نمو مین پہونچا اور اوس سے مرتبہ حیوانیت کو پہونچا اور وہان سے ذخیرات انسانیت کو پایا سبب اوسکا یہ ہے کہ اعتدال مزاج وتعدیل قوی جسمانی وحیوانی کیا اجرام فلکی کے مقابل ہوا اور صفائی کی

ـه لفظ امانت سے مراد محققین کے پاس خلافت الٰہی ہے کہ جسکا بار سوای انسان کے کوئی اوٹھانیکے قابل نہین ہے -

وجہ سے صورتہای گذشتہ اور آیندہ سے اوسکا نفس منتقش ہوتا ہے مثل نفوس فلکیہ کے اور جب اس سے بھی ترقی ہوا اور نفی ماسوی اللہ کر کے رفعت اختیار کی اور خالص عبادت مشاہدہ کو مرتبہ مین نفس مین ثابت اور متحقق ہوگئی بموجب حدیث قدسی۔ ما تقرب العبد الی بالنوافل حتی احبہ الی آخرہ اور یہی درجہ ہے پہونچکا جسکو ملائکہ مقربین بھی نہین پاسکتے قطعہ راقم ادا شکر حق مجھ سے کیا ہوگی۔ کہ مین کیا تھا اور کیا بنایا مجھے۔ پڑا تھا جہان مجھے اسفل کہا پھر مین آخر ملایا مجھے۔ غرض کہ انسان جس امر کی وجہ سے حیوانیت اور رذائل سے مخلی اور فضائل و کمالات سے محلی ہو وہ علم تہذیب اخلاق ہے اسی سبب باتفاق علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام یہ علم تمام علوم پر مقدم ہے حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ۔

اسلام نے علم تہذیب اخلاق کو انتہا درجہ کمال پر پہونچا دیا ہے

مذہب اسلام نے اس علم کو انتہا درجہ کی ترقی دی اور معراج کمال پر پہونچا دیا ہے کہ زیادہ اس سے متصور نہین ہوسکتا بانی مذہب اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اس کی تائید بزرگان دین اسلام کے علم و عمل اور کتب اہل اسلام بلکہ حکماے فلاسفہ کے اسفار سے بھی بخوبی ہوتی ہے جنمین انہون نے اعتراف کیا ہے کہ شریعت مصطفویہ اور وحی ربانی نے اس علم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی کو ایسا مین تحریر و ترقیم کی مجال نہ رہی۔

آیات و احادیث دربارہ تاکید تعلیم و تفہیم اس علم کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور چونکہ یہ حکمۃ عملی طب روحانی ہے کہ جسکی وجہ سے اعتدال اخلاق کی حفاظت کر سکتے ہین جو بمنزلہ حفظ صحت کے ہے اور نیز اوسکی وجہ سے نفوس ناقصہ کو اعتدال کی طرف پھیر سکتے ہین جو بمنزلہ علاج اور دفع مرض کے ہے لہذا حق سبحانہ تعالی اس عمل و علم کی تعلیم و تفہیم کو جاری رکھنے کے لیے بطور فرض کفایہ تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنی تم مین سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگوں کو نیکیوں کے طرف بلائیں اور نیک باتیں سکھلائیں اور بری باتوں سے منع کرین اور ایسے ہی لوگ فلاحیت پانے والے اور دراصل نائب انبیا ہین۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ یعنی تم اے اہل اسلام اچھی امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ اپنی تکمیل کے علاوہ [illegible]

بھی نیک باتوں کی تعلیم کیا کرتے ہو اور بُری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر میں تکمیل قوت عملیہ کی طرف اشارہ ہے اور تؤمنون باللہ میں تکمیل قوت علمیہ کی طرف۔ رسول اللہ صلعم نے بھی اسی تعلیم و تفہیم پر بنا دین رکھی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ الدین النصیحۃ و احب الاعمال الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

تہذیب اخلاق میں مذہب کو بڑا دخل ہے سوا مذہب کے کوئی شے اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنے کا باعث نہیں ہوتی

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تہذیب اخلاق میں مذہب کو بہت بڑا دخل ہے سوائے مذہبی خیالات کے کوئی شے ایسی نہیں ہے جو انسان کو اخلاق ذمیمہ کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ لازم پکڑنے کا ایک باعث قوی ہو قانون سیاست مدن اپنی آپ کو بھلا آدمی ظاہر کرنے کا خیال اور کو نتیجے بدلہ لینے کا اندیشہ غرض کوئی شے مثل مذہب کے محاسن اخلاق کی محرک نہیں ہو سکتی اسی لیے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہو اوس کے اخلاق و عادات پر ہرگز اعتماد نہیں ہو سکتا۔

اصول تہذیب اخلاق میں کل مذاہب متفق ہیں۔

تہذیب اخلاق کے اصول میں کل مذاہب متفق ہیں کسی کو اون میں اختلاف ہی نہیں ہے زمانہ ہزار کروٹیں بدلے مگر انکو کبھی بدل نسکیگا اور نہ ان میں کوئی تبدیل و تحریف ہوگی جو اخلاق محمود ہیں وہ کل اقوام کے پاس محمود ہیں اور اخلاق مذموم ہیں وہ کل کے پاس مذموم ہیں عقل سلیم کو اون میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا

وجہ تصنیف اس کتاب کی و تقسیم ابواب

پس اس علم کے عالم اور عامل اور معلم اور متعلم کی فضیلت اور اوسکی ضرورت کے لحاظ سے مجھکو یہ خیال پیدا ہوا کہ گو مجھ سے میرے نفس کی تکمیل نہو سکی اور میرا نفس کھلا امراض معنویہ میں مبتلا ہے مگر اللہ تعالی نے مجھکو زبان اور عقل اور قدر قلیل علم جو دیا ہے اوس سے کام لوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروں شاید کوئی بندہ خدا بمقتضای حدیث کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اینما وجدہا فہو احق بہا میری کہی ہوئی پر عمل کرے اور اسکی بدولت وہ ارحم الراحمین و آنکہ نوازندہ نیاز مجھ نامہ سیاہ پر گناہ کی مغفرت فرماوے اسی لیے میں نے بانی مذہب اسلام کے ان احادیث سے جو متعلق تہذیب اخلاق و حکمت و ادب ہیں انتخاب کرکے اکیس ابواب احادیث کو بحساب فی باب چالیس حدیث کے مرتب کیا

وجہ نظم کتاب

اور چونکہ نظم نفس انسانی میں زیادہ اثر کرتی ہے اور جلد یاد بھی ہو جاتی ہے لہذا میں نے سلیس نظم فارسی میں ان لآلی ابدار کو پرونا مناسب خیال کیا۔

کتب احادیث کے اقسام اور اربعین کی تعریف

کتب احادیث کے اقسام جامع مسند معجم اجزا رسائل اربعین ہیں میں نے قسم آخر یعنی اربعین سے اس کتاب کا اکثر حصہ اخذ کیا ہے اربعین وہ ہے کہ ایک باب یا ابواب متفرقہ میں ایک سند

با اسانید متفرقہ سے چالیس حدیثیں جمع کیجائیں نیا تو تالیف اسکی اس حدیث پر ہی جو بروایات مختلفہ و بطرق متعدد منقول ہے کہ

حدیث فضیلت اربعین مین

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینہا بعثہ اللہ تعالی فی زمرۃ العلماء والفقہاء یعنی جو شخص حفظ کروایا اور پہونچایا میری امت کو چالیس حدیثیں متعلق امور دین کے اللہ تعالی بروز قیامت اوسکو گروہ علما و فقہا مین اٹھائیگا اور ایک روائیت مین ہی کہ حق تعالی بروز قیامت فقیہ و عالم اوٹھاویگا اور ایک روایت مین ہی کہ مین اوسکا شافع و شاہد ہونگا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسکو کہا جائیگا جس دروازہ سے جنت کو چاہی داخل ہو اور ایک روائیت مین ہے کہ وہ شخص گروہ علماء مین لکھا جائیگا اور شہدا کے گروہ مین مبعوث ہوگا اور اٹھیگا۔

حدیث مذکورہ کا ضعف اور رفع ضعف

باوجود تعدد طرق کی حفاظ حدیث نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی مگر یاد رکہنا چاہیے کہ باتفاق علماء فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل جائز ہی اور قطع نظر اسکی متعدد صحیح احادیث سے جو فضیلت علم اور تبلیغ علم مین مروی ہین اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اسیلیے بڑے بڑے ائمہ حدیث نے چہل حدیثیں تالیف فرمائی ہین

نام اون ائمہ حدیث کا جنھون نے چہل حدیثین تالیف کی ہین

چند ائمہ کے نام یہان تحریر ہوتے ہین سب سے اول اسکی تالیف رئیس المحدثین عبد اللہ بن مبارک نے فرمائی پھر محمد بن اسلم طوسی پھر ابن سفیان نسوی پھر ابو بکر اجری پھر ابو بکر محمد بن ابراہیم اصفہانی اور دارقطنی حاکم ابو نعیم عبد الرحمن سلمی ابو سعید مالینی ابو عثمان صابونی عبد اللہ بن محمد انصاری ابو بکر بیہقی امام نووی شیخ علی متقی مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ وغیرہ علما و فضلا جنکی صحیح تعداد سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں بتلا سکتا

ان چہل حدیثون کا بیان جن سے یہہ کتاب مرتب ہوئی ہے

اربعینات مین منتخب احادیث جمع کیے جاتے ہین جن اربعینات سے مینے اخذ کیا ہی وہ یہ ہین (۱) چہل حدیث کنز العمال مولفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ (۲) چہل حدیث امام نووی رحمہ (۳) چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ (۴) اون (۸۴) احادیث سے جو فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم رسول اللہ صلعم کے بیان مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ نے مدارج النبوۃ مین بطور نمونہ کے درج فرمائی ہین

چہل حدیث کنز العمال کی سند اور اوسکی فضیلت اور ثواب۔

چہل حدیث کنز العمال مین عقائد و ارکان اسلام و فضائل عبادات و آداب و اخلاق مین ایسے احادیث مروی ہین جنسے غالبا کوئی کتاب خالی نہوگی لہذا سوائے سند مندرجہ کتاب کے کوئی دوسری نہین لکھی گئی سند مذکور یہ ہی۔ روایت کیا ان احادیث کو حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ اور حافظ ابو الحسن علی بن ابو القاسم بن بابویہ رازی اربعین مین اور ابن عساکر اور رافعی حضرت سلمان رض سے کہ انہون نے کہا مین نے

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اون چہل حدیثون کی بابت جنکی تعریف فرمایا ہے جو شخص میری امت سے اونکو یاد کر لے داخل بہشت ہوگا

مین فرو پوچھا وہ کون سی حدیثین ہین یا رسول اللہ تو آپ نے اون احادیث کو بیان فرمایا آخر مین عرض کیا ان چہل حدیث کو

جو یاد کر لے اوسکا کیا ثواب ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی اوسکا حشر علما اور انبیا کے ساتھ کریگا

چہل حدیث مدارج النبوۃ کی فضیلت اور تخریج جو راقم نے کی ہے

مدارج النبوۃ کی اڑتالیس احادیث سے مین نے چالیس حدیثین منتخب کر کے باب دوم مین اوسکا ترجمہ نظم کیا ہے ان احادیث کی جامعیت اور توصیف کا بیان شیخ نے ان الفاظ

مین فرمایا ہے ۔ ہر یکے ازین کلمات کنجلیست مشتمل بر عجائب و غرائب آداب دین و دنیا و قاعدہ الیست متضمن سعادت اولی و اخری و

ہر یکے شرحی و بیانی ست کہ اگر ذکر کنند بدفاتر در نگنجد مدارج النبوۃ جلد اول باب اول ان احادیث کو شیخ رح بلا تخریج یعنی بلا بیان

اسم راوی تحریر فرمایا تھا خاکسار نے ان احادیث کی تخریج کر دی ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدیا ہے ۔

باب سوم مین انتخاب چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح منظوم مع احادیث منتخبہ راقم

اس کتاب کے باب سوم مین چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح کا انتخاب درج ہے اس لئے کہ اس کتاب کے باب اول و دوم مین ان دونون چہل حدیث کے بعض احادیث آگئی ہین اور بعض مانحن فیہ اور مقصود کے موافق نہ تھین ترک کر دی گئے ہین ان کے بجای اور نیز دیگر کتب

احادیث سے اسی قسم کے احادیث راقم نے انتخاب کر کے مترجم اور منظوم کیا ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدی ہے

ان احادیث کی نسبت امام نووی رح کی رای

ان احادیث کی نسبت امام نووی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض حدیث اسمین سے مدار اسلام ہے

جیسے حدیث الدین النصیحہ اور بعض نصف دین ہے اور بعض ثلث دین ہے اور یہہ احادیث جامع قواعد اسلام و انواع علوم اصولی و فروعی

و انواع آداب مین ان احادیث کے راویون کے نام خود امام نووی رح نے بیان فرمایا ہے لہذا حدیثون معہ نام راوی حاشیہ مین لکھدے گئے ہین

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کی اسناد

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ایک ہی سند سے مروی ہے سند مذکور ابتدا ہی مین اس طرح مرقوم ہے شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ عن زین العابدین

عن ابیہ عن جدہ یحیی عن جدہ الحسین عن عمہ ابیہ عن ابیہ احمد عن ابیہ عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ ابی الحسن عن والدہ

عن ابی علی عن والدہ محمد عن والدہ عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن

ابیہ زین العابدین عن ابیہ امام حسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سند مذکورہ کا سادات کرام سے ہے

ان اسناد مین بڑی خوبی یہ ہے کہ سلسلہ سادات کرام سے منقول و مروی ہے

منقول ہونا معہ دیگر تخریج کے جسکو ترجمہ سے لے کیا ہے اور ان احادیث کی جامعیت

اور اسکی سند سے چالیس حدیثین مروی ہین خاکسار نے سوائے اس اسناد کے دوسری تخریج بھی کر دی ہے ان احادیث کی جامعیت کو شاہ صاحب نے نہایت جامع اور مختصر الفاظ مین اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مبانیہا یسیرۃ ومعانیہا کثیرۃ ـ

اس کتاب کی نصف آخر کا بیان

باب چہارم مین اس کتاب کے چند کلمات حضرات صوفیہ کرام کے جو نہایت صاف اور ہر شخص کے فہم کے قابل ہین لکھے گئے ہین جنمین تصوف و بندگی کے معنی محبت اور تفکر و اقسام وغیرہ باب پنجم مین اس کتاب کی نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن کے باب پنجم سے نصائح اور حِکم حکما و فضلا انتخاب کرکے مترجم و منظوم کئے گئے ہین مگر چند اشعار مین دوسری کتب کے مضامین کا ترجمہ ہے باب ششم مین صد پند سود مند حکیم لقمان وغیرہ سے انتخاب کرکے نصائح منظوم کئے گئے ہین ان تینون ابواب مین قریب سوا سو کے نصائح و حِکم منظوم ہین

باوجود اس کتاب کی نہایت صغیر الحجم ہونیکے تمام اجل مکارم اخلاق کی جامعیت اور یہہ کتاب ہذا اس فن کی ضخیم کتب کی لب لباب ہے

باوجود اس رسالہ کے جو خاکسار کی تخلص کے لحاظ سے موسوم بہ پند فاضل ہے نہایت صغیر الحجم ہونیکے اسمین اون تمام محاسن اخلاق کے متعلق نصیحت کیگئی ہے اور اوسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو ضخیم ضخیم کتب اخلاق مین بیان ہوئے ہین صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ ـ یعنی عقائد ـ عبادت ـ اخلاص زہد شکر صبر رضا توکل قناعت حیا و غیرت عفت آداب علو ہمت عزم جد و جہد ثبات و استقلال عدل عفو ـ حلم ـ اتفاق خلق و رفق شفقت و مرحمت تواضع و احترام خیرات و مبرات سخاوت و احسان امانت و دیانت وفاء عہد صدق انجاح حاجات خلائق تامل و تفکر مشاورت و تدبیر و دور اندیشی شجاعت سیاست فراست خاموشی بیداری مغزی کسب و تحصیل کمال کتم راز غنیمت جاننا اور قدر کرنا فرصت اور وقت کا صحبت اخیار اجتناب اشرار خدمت قوم حب وطن رعایت حقوق خلائق صغار و کبار جار و مہمان تربیت اولاد وغیرہ وغیرہ ـ

بیان بحر عروضی

جس بحر مین یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ بحر متقارب ہے جسکا اصلی وزن فعولن فعولن فعولن آٹھ بار ہے یہہ بحر سالم بھی مستعمل ہے اور مزاحف بھی اور زحافات سے اسمین تسبیغ و قصر حذف قبض ثلم واقع ہوتے ہین تسبیغ سے عروض و ضرب مین فعولان ہو جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے کیونکہ حرف آخر ضرب دائرہ سے باہر ہے اور قصر سے فعول بسکون لام ہوتا ہے اور حذف سے فعو رہتا ہے جسکی جا پر فعَل لایا جاتا ہے اور قبض سے

نزول بغیر لام ہوتا ہے اور سلمہ سی عولن رہجاتا ہی جبکی جاسے فعلن لایا جاتا ہے۔

ترجمہ عبارات عربیہ مین پابندی الفاظ کی نہین کیگئی ہے اور ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا گیا ہے

بجز باب ششم کے اس کتاب کے اور ابواب عربی سے ترجمہ کئے گئے ہین ترجمہ امر آسان نہین ہے خصوصا نظم مین اسلئے ناظرین پر تمکین کی خدمت مین عرض ہے کہ اگر کسی حدیث و نصیحت کے ترجمہ مین وہ کسی امر کی کوتاہی پائین اور وہ اوس سے عمدہ ترجمہ اوسکا کر سکین تو اس وجہ سے۔ اس ہیچدان قلیل البضاعت کو مورد طعن و تشنیع نہ بنائین اس لئے کہ اعتبار اکثر کا ہوتا ہے قطع نظر او سکے یہ حقیر بتقصیر جہالت و بے علمی کا پوری طرح مقر ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ ترجمہ عبارات مین پابندی الفاظ عربیہ کی نہین کیگئی ہے بلکہ حاصل مطلب حدیث و نصیحت کا نظم کیا گیا ہے اور بعض جا شروح وغیرہ کی کوی عمدہ بات زیادہ کیگئی ہے کیونکہ دراصل مقصود مطالب حدیث یا حکمت کی تفہیم ہے نہ ترجمہ لغات و عبارات عربی کی تعلیم۔

یہہ کتاب داخل درس طلبا فارسی خوان ہونا چاہئے۔

میری رای مین یہہ کتاب اس قابل ہے کہ لڑکون کو فارسی مین کسیقدر استعداد ہوجانیکے بعد پڑہائی جاے بلکہ حفظ کرادی جائے تاکہ استعداد اونکو ترقی اور زبان آشنائی ہونیکے علاوہ معلم و متعلم دونون مستوجب بشارت رسول کریم علیہ افضل الصلواۃ واکمل التسلیم اور مستحق اجر عظیم ہون اور لڑکون کے دماغ مین اخلاق حسنہ کلام حکم ابتدای عمر ہی مین جاگزین ہوجائین تاکہ وہ اونکے ساتھ نشو و نما پاسکے ہین اور وہ اونپر عمر بہر عامل رہین والحمد للہ اولا و آخرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

راقم آثم خاکسار ہیچدان
قطب الدین احمد محمود علی حیدرآبادی
رکن مجلس پائگاہ خاص عالیجناب
نواب سر خورشید جاہ بہادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خلاق ہر جز و کل / کنم نعت احمد امام رسل

رسولے کہ تتمیم اخلاق کرد / منور بنور خود آفاق کرد

علیہ من اللہ رب الانام / مع الآل والصحب ازکی السلام[4]

وزان پس رقم میکنم چند پند / کہ باشد خردمند را سودمند

ز خوانندہ اش دارم این آرزو / کہ یادم کند با دعا نکو

کریما کرم کن بحق رسول / لانی انا ظلوم جہول[5]

باب اول در نظم ترجمہ چہل حدیث کنز العمال

بر دو حرف حکمت رسول امم / کہ ایمان بذات خدا آوریم[1]

بجملہ فرستادگان و کتاب / بہ بعث و ملائک بروز حساب[1]

بتقدیر شر و بتقدیر خیر / کہ ہر کار از حق بود نے ز غیر[1]

(۱) ان تومن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی۔

یہ کہ تو ایمان لاوے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر اور جی اٹھنے پر بعد موت کے اور تقدیر پر بھلائی اور برائی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

۴ بعد از حمد پروردگار جملہ آفریدن، با آل اصحاب پاکش سلام ۵ زیرا کہ من گنہگار ظالم بر نفس خود و نادان ہستم

بگو از زبان و بدل کن قبول
خدا واحد است و محمد رسول (۱)

بکامل وضو کن ادا ست صلوة (۲)
بادا نمات و هم صوم شهر و زکوة (۳)

گرت استطاعت بود و سبیل
بکن حج بیت الحرام ای خلیل (۴)

بهر روز و شب شش دوگانه گذار
مکن ترک وتر شبے زینهار (۵)

ز عیدین و آدینه غافل مباش (۶)
سوئے بازی و لهو شاغل مباش (۷)

بکن صبر بر هر بلائے شدید
مکن ترک ورد کلام مجید (۸)

بجا از قسمهای تو دیر باش (۹)
به تسبیح و تهلیل و تکبیر باش (۱۰)

پرستے خدا مرد زانی مشو
مکش ساغر خمر و جانی مشو (۱۱)

مکن شرک و دین و رشاهی مده (۱۲)
خدا را به باطل گواهی مده (۱۳)

---

(۱) ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
(۲) وتصلى الصلوة بوضوء سابغ لوقتها وتؤتى الزكوة وتصوم رمضان
(۳) وتحج البيت ان كان لك مال
(۴) وتصلى اثنا عشر ركعة فى كل يوم وليلة
(۵) والوتر لا تتركه فى كل ليلة
(۶) ولا تدع حضور الجمعة والعيدين
(۷) ولا تلعب ولا تله مع اللاهين
(۸) وتصبر على البلاء والمصيبة ولا تدع قراءة القرآن
(۹) ولا تحلف بالله كاذبا
(۱۰) واكثر من التسبيح والتهليل والتكبير
ولا تشرب الخمر ولا تزن
(۱۲) ولا تشرك بالله شيئا
(۱۳) ولا تشهد شهادة زور

یہ کہ تو گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود موجود بغیر اللہ کا اور محمد رسول اللہ کے ہیں۔
اور کامل وضو سے بہ وقت نماز پڑھا کرے زکوٰۃ دیا اور روزہ رمضان
اگر مال و استطاعت ہو تو حج کعبۃ اللہ کرے۔
دن رات میں بارہ رکعت نماز سنت پڑھا کرے۔
وتر کسی رات میں نہ چھوٹے
جمعہ اور عیدین کا حاضر ہونا مت چھوڑ
اور کھیل کود کرنے والوں کے ساتھ لہو و لعب مت کر
بلا اور مصیبت پہ صبر کرے۔ قرآن پڑھنا مت چھوڑ۔
خدا کی قسم جھوٹی مت کھا
سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر بہت پڑھا کر
شراب مت پی زنا مت کر۔
خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر۔
جھوٹی گواہی نہ دے

مرنجان دل مادر و هم پدر (۱) | به بیداد مال یتیمی مبر (۲)
مکن با هوا و هوس هیچ کار (۳) | خیانت روا با مسلمان مدار (۴)
مرو با نمیمه میان دو کس (۵) | به پشتی مکن ذکر مسلم به پس (۶)
ز خویشان نباشی تعلق گسل (۷) | طریق تمسخر مبر دم بهل (۸)
نگهدار از لعن مردم زبان (۹) | مکن قذف هر محصنه از زنان (۱۰)
تو کوتاه را کوته اصلا مخوان | چو بد نظر عیب باشد از آن (۱۱)
هر آنچه رسیدت بدان بی خطا | هر آنچه خطا کرد بد نارسا (۱۲)
بشکر خدا باش رطب اللسان (۱۳) | مشو ایمن از قهر او یک زمان (۱۴)

(۱) ولا تعق والدیک — ماں باپ کی نافرمانی مت کر اور انکو تکلیف نہ دے
(۲) ولا تاکل مال الیتیم ظلما — یتیم کا مال ظلم سے مت کھا جا۔
(۳) ولا تعمل بالهوی — خواہشات نفسانی پر عمل مت کر
(۴) ولا تغل اخاک المسلم — مسلمان کے مال میں خیانت مت کر
(۵) ولا تمش بالنمیمة بین الاخوین — دو مسلمان بھائیوں کے درمیان چغل خوری مت کر
(۶) ولا تغتب اخاک المسلم — مسلمان بھائی کی غیبت مت کر
(۷) ولا تقطع اقربائک وصلهم — قرابت داروں سے قطع قرابت نہ کر بلکہ صلہ رحمی کر
(۸) ولا تسخر باحد من الناس — کسی شخص سے ٹھٹھا مت کر
(۹) ولا تلعن احدا من خلق الله — خدا کی مخلوق سے کسی کو لعنت اور گالی گلوچ مت کر
(۱۰) ولا تقذف المحصنة — پاکدامن عورت پر بہتان زنا مت کر۔
(۱۱) ولا تقل للقصیر یا قصیر ترید بذلک عیبه — پستہ قد کو پستہ مت کہہ جب اس کہنے سے عیب لگانا مقصود ہو
(۱۲) واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک — اور جان لے کہ جو چیز تجھے پہونچی وہ بغیر پہونچے نہ رہتی اور جو چیز نہ پہونچی اوسکا پہونچنا ممکن ہی نہ تھا۔
(۱۳) واشکر الله علی نعمه — خدا کے نعمتوں کا شکر ادا کیا کر۔
(۱۴) ولا تامن من عقاب الله — حق تعالے کے عذاب سے نڈر نہ ہو

باب دوم در نظم ترجمه چهل حدیث از مدائح النبی و درخشان القمر

رسول الوری خاتم المرسلین — بفرمود از وحی رب متین

مدار عملها به نیت بود — که هر کار حسب طویت بود (۱)

همین است از حسن اسلام مرد — کند ترک چیزی که سودش نکرد (۲)

کند نصح آن کو به ملت بود — که دین در حقیقت نصیحت بود (۳)

بدان مسلم آن را که هر مسلمی — ز دست و زبانش نبیند ستمی (۴)

بغیر انچه بر خود پسندی پسند — که گردی از آن مومن ارجمند (۵)

زبانی بر آنکو با غش کند — که ماوای خود اندر آتش کند (۶)

کی آن مرد باشد با ایمان و دین — که نبود به عهد و نباشد امین (۷)

اگر مشورت با تو گیرد دگر — امین باش و بر راه خیرش ببر (۸)

(۱) انما الاعمال بالنیات اخرجه الشیخان
(۲) من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه رواه الترمذی
(۳) الدین النصیحة رواه المسلم
(۴) المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده رواه البخاری
(۵) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه اخرجه الشیخان
(۶) من غشنا فلیس منا رواه الترمذی
(۷) لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له رواهما البیهقی وابن النجار
(۸) المستشار موتمن رواه الترمذی

اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں
آدمی کے اسلام کی خوبی سے بیفائدہ کام چھوڑ دینا ہے
دین نصیحت یعنی ہر شخص کی خیر خواہی ہے
مسلمان وہ ہین کہ اور مسلمان اسکے ہاتھ اور زبان سے بچے رہیں
کوئی شخص تم میں سے مسلمان نہوگا جب تک کہ جو امور اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کیلئے پسند کرے
جو شخص ہمسے فریب یا خیانت یا بدخواہی یا غیبت یا الٹی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
جس شخص کو امانت داری نہیں اوسکو ایمان نہیں ہے
اور جسکو عہد کی پابندی نہیں اوسکو دین نہیں ہے
جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہونا چاہیئے

بود رهنما سوی فضل ثواب — بنزدیک ایزد چو فاعل بشاب (1)
مبردار چوبت ز فرزند و زن — دگر بهتری بهر تادیب زن (2)
همانست نیکوتر اندر انام — که با اهل خود نیک باشد مدام (3)
هر آنکس که باشد باعمال پست — نسبکی دهد در بزرگیش دست (4)
بود وصل یاران چو مقرون بفصل — فزون گردد الفت ازین گونه وصل (5)
نشد جمع با هیچ شے هیچ شے — نکوتر ز حلمے که با علم شے (6)
یکے تندرستی فراغت دگر — درین هر دو مغبون بسے از بشر (7)
فسادی ز خلق بد اندر عمل — چنانست کز سرکه اندر عسل (8)
مده دل بسودای بد اصل زن — حذر میکن از سبزه زار دمن (9)

(1) الدال علی الخیر کفاعله رواه المسلم
(2) لا ترفع عصاک عن اہلک رواه ابو نعیم
(3) خیرکم خیرکم لاہلہ رواه الطبرانی
(4) من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه خرجه المسلم
(5) زر غبا تزدد حبا رواه الطبرانی
(6) ما جمع شيء الی شيء احسن من حلم الی علم رواه الطبرانی
(7) نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحة والفراغ رواه البخاری والترمذی
(8) الخلق السيء یفسد العمل کما یفسد الخل العسل رواه الطبرانی
(9) ایاکم وخضراء الدمن رواه الدارقطنی

نیکی کی راہ بتلانے والے مثل نیکی کرنے والے کے ہے
اہل وعیال سے عصا مت اوٹھالے یعنی ادب دیا کر
تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے زیادہ نیکی کرنے والا ہے
جس کو اوسکے عمل نے پیچھے رکھا اوسکو اوسکا نسب آگے نکلنے نہ دیگا
احباب سے بفاصلہ سے ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی
کوئی شے دوسری شے کے ساتھ جمع نہیں ہوئی بہتر حلم سے جو علم کے ساتھ جمع کیا گیا ہو
دو نعمتیں ہیں کہ نقصان میں ہیں (یا فریفتہ ہیں) ان میں اکثر آدمی ایک تندرستی دوسری فراغت
بد خلقی عمل کو اسی طرح خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو
سرگینوں کی سبزی سے بچو یعنی خوبصورت عورت جو بد اصل ہو

ع ٥ ہے بفتح اول وسکون ثانی بلغت دری و لغت سندی بمعنی ہست باشد که مقابل نیست است کذافی برہان قاطع
حافظ شیرازی فرماید ٥ ساقی اگرت ہوای ما ہے — جز باده بیار پیش ما شے —
ن — نشد جمع چیزے بچیزے بہین — ز حلمے که با علم گردد قرین —

بجز رفعتی نیست در انکسار (۱) | بجز عزتی نی ز عفو (۲) شمار
زبان فصیحت از حسن مرد | ز بس هم نباید درین امر کرد (۳)
شدید آنکه بر نفس او شد شکست | نه آنکس که شد بر بشر چیره دست (۴)
بکتمان آفات و اخفای رنج | بود از نکوئی گرانمایه گنج (۵)
الا فضل علم است بهتر بیا | ز فضل عبادت بهر دو سرا (۶)
نباشد چو خلق خوش اصلا حسب | که خلق حسن هست مقبول رب (۷)
عقیل آنکه از بهر عقبا هم | عمل کرد و هم نفس را ساخت رام (۸)
همانست عاجز که شد نفس را | مطیع و تمنا کند بر خدا (۸)
بود نیمه علم حسن سوال (۹) | قناعت چو گنجیست بی زوال (۱۰)

(۱) التواضع لا یزید الا رفعة رواه المسلم
(۲) العفو لا یزید العبد الا عزا رواه المسلم
(۳) جمال الرجل فصاحة لسانه رواه الحاکم
(۴) لیس الشدید من غلب الناس انما الشدید من غلب نفسه رواه المسلم
(۵) کنوز البر کتمان المصائب
(۶) فضل العلم خیر من فضل العبادة رواه البزاز
لا حسب کحسن الخلق
(۷) الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت — والعاجز من اتبع نفسه وتمنی علی الله رواه احمد
(۸) حسن السوال نصف العلم رواه الدیلمی
(۹) القناعة کنز لا یفنی رواه البیهقی

گناہوں کا بخشدینا انسان کی عزت ہی بڑھاتا ہے
عاجزی انسان کا مرتبہ ہی بلند کرتی ہے
انسان کی زیب و زینت اوسکی زبان کی فصاحت ہے
شدید وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غالب ہو شدید وہ ہے
جو اپنے نفس پر غالب ہو۔
نیکی کے خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے
علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے
مثل خوش خلقی کے کوئی بزرگی اور شرف نہیں ہے
عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کیا
عاجز وہ ہے جسنے اتباع نفس کی اور اللہ پر تمنا رکھا ۔
سوال کی خوبی آدھا علم ہے ۔
قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا

(۱۰) بجائے استغفار گذشتن از گناه دیگری که ایذا رسانیده [illegible] و گناه [illegible] ۱۲

دواد ست نصف خرد با بشر (۱) | بیان تصدق گذشتن ز شر (۲)
ز تاثیر خالی نباشد رضاع | آید بتغییر ازو طباع (۳)
نه مالے نکو باشد از عاقلی (۴) | نه فقرے بود بدتر از جاهلی (۵)
نباید یکے از تصدق بمال (۶) | مکن ترک خیرات در هیچ حال
شماتت مکن تا خدای جهان | نسازد ترا مبتلا جاے آن (۷)
بسان غریبی بسر بر جهان | ز اہل قبور است شب و روز دان (۸)
ترا حب شئے میکند کور و کر (۹) | فسونش ز جادو بود بیشتر
هر کس که باشد محبت ترا | شوی هم کالبش بروز جزا (۱۰)
رسول امین و امیر عرب | بفرمود المرء مع[٥] من احب

(۱) التودد الی الناس نصف العقل — محبت رکہنا لوگوں سے نصف عقل ہے
(۲) ترک الشر صدقہ — برائی اور شر چھوڑ دینا بھی ایک صدقہ ہے
(۳) الرضاع یغیر الطباع، رواہ ابن حبان — دودھ سے بھی طبیعت و سرشت متغیر ہو جاتی ہے
(۴) لا مال اعز من العقل رواہ العسکری — کوئی مال عقل سے زیادہ عزیز نہیں ہے
(۵) لا فقر اشد من الجہل رواہ العسکری — کوئی افلاس جہالت سے زیادہ سخت اور برا نہیں ہے
(۶) ما نقص مال من صدقہ رواہ المسلم — صدقہ اور خیرات سے مال کم نہیں ہوتا
(۷) لا تظہر الشماتۃ باخیک فیعافیہ اللہ و یبتلیک رواہ الترمذی — اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی امر مکروہ پہونچے تو اوس پر خوش نہو تاکہ خدا اوسکو اچھا اور تجھکو مبتلا نکردے ۔
(۸) کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور رواہ البخاری — دنیا میں ایسا رہ جیسے کہ تو مسافر یا راستہ سے گذرنے والا ہے اور اپنے آپکو مردوں سے سمجھ ۔
(۹) حبک الشئ یعمی و یصم رواہ احمد — کسی چیز سے تیری محبت اندہا اور بہرا کر دیتی ہے ۔
(۱۰) المرء مع من احب اخرجہ الشیخان — آدمی اوسکی ساتھ ہے جسکو دوست رکہتا ہے

٥ع مع معنی با و ہو اسم لانہ قد یسکن کذا فی الصراح وقال ابن مالک فی الالفیۃ مع مع فیہا قلیل ونقل الخ

باب سوم در نظم ترجمہ چہل حدیث از اربعین امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہما اللہ القوی وغیرہما من کتب الاحادیث النبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

بگفتۂ نبی سرور کائنات
علیہ مع الآل ازکی الصلوٰۃ

بود حکمت گمشدہ یک عزیز
بہر جا کہ دریابش گیر تیز (۱)

نگہدار ما بین فکین خویش
کہ بر ہم نہ مالی تو کفین خویش (۲)

پی ضامن شرمگاہ و زبان
شوم ضامن بوستان جنان (۳)

خموشی کہ ستر جہالت بود
فزون فضل از عبادت بود (۴)

خموشیست آرایش عاقلان
سر خلقہای نکو در جہان (۴)

نگر پیش ازان دم کہ نزد خدا
نگردد قبول از خلائق دعا (۵)

کنید امر معروف و نہی از امور
کہ منکر بدانندش اہل شعور (۵)

---

(۱) کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اینما وجدہا فہو احق بہا رواہ ابن ماجہ

(۲) کف ہذا علیک (واشیر بلسانہ) وقال صلعم رواہ الترمذی البلاء موکل بالمنطق رواہ القضاعی من صمت نجا رواہ احمد

(۳) من یضمن لی ما بین لحیتہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری

(۴) الصمت ارفع العبادۃ والصمت زین للعالم وستر للجاہل الصمت سید الاخلاق رواہ الدیلمی وابن حبان

(۵) امروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم رواہ ابن ماجہ

حکمت اور عقلمندی کی بات مسلمان کی گم کی ہوی شے ہے جہان پاوے وہ اوس کا زیادہ حق دار ہے

اپنی زبان کو روک۔ بلا مقرر ہی بات کرنے پر۔ جو شخص چپ رہا نجات پایا۔

جو شخص ضامن ہو میرے لئے اوس چیز کا جو درمیان اوسکی دونوں جبڑون اور دونوں رانون کی ہے میں اوسکیلیے جنت کا ضامن ہوتا ہون

خاموشی بلندترین عبادت ہے اور خاموشی عالم کی زینت جاہل کی پردہ پوش اور اخلاق کی پیشوا ہے۔

اچھی باتون کا حکم کرو اور بری باتون سے منع کرو قبل اسکے کہ دعا کرو اور قبول نہو

بود بهتر مردمان آن کسی | که نفعش رساند بمردم بسی (۱)

سعید آنکه عبرت گرفت از دگر (۲) | بهر گردش دهر دارد نظر

هر آنکس که او سرور قوم هست | بلا شبه او چاکر قوم هست (۳)

نکرد آنکسی شکر خالق ادا | که مر شکر مخلوق نارد بجا (۴)

بمسلم نباشد ز مسلم حلال | زیاده ز سه روز ترک مقال (۵)

اگر بهره باشدت از شعور | بکتمان مدد جوی اندر امور (۶)

خطا کار باشد اگر یار تو | خطا راه یابد در اطوار تو (۷)

صفای بآئین دین لازم است | که هر مسلم آئینه مسلم است (۸)

کریمی چو از معشری آیدت | بدل عز و اکرام او بایدت (۹)

ز ما نیست آنکس که حظی نبرد | ز عز بزرگان و الطاف خرد (۱۰)

(۱) خير الناس انفعهم للناس رواه القضاعي
(۲) السعيد من اتعظ بغيره رواه الديلمي
(۳) سيد القوم خادمهم رواه الديلمي
(۴) لا يشكر الله من لا يشكر الناس رواه احمد
(۵) لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث اخرجه الطبراني
(۶) استعينوا على الحوائج بالكتمان رواه القضاعي
(۷) المرء على دين خليله رواه ابو داود
(۸) المسلم مرآة المسلم رواه ابن منيع
(۹) اذا جاءكم كريم قوم فاكرموه رواه ابن ماجه
(۱۰) ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا اخرجه الطبراني

بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاوے
نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے عبرت حاصل کرے
سردار قوم کا خدمت گذار قوم کا ہوتا ہے۔
خدا کا شکر نہیں کرتا وہ شخص جو بندوں کا شکر گزار نہیں
کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑے
مدد چاہو پوشیدہ طور سے حاجتوں پر تاکہ شر حاسدین سے امن رہے
آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہو جاتا ہے
مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے دل صاف کرو اور عیب بتلاؤ
جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آوے تو اسکی تعظیم کیا کرو
جو شخص چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور بڑے کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

بحشر خدا آنکه ایمان اوست — برد عزت جار و مهمان اوست (۱)

اگر از خود چو قدر خود واقفی — نگردی هلاک و زحق عارفی (۲)

مکن تا توانی ز روی نیاز — به پیش کسان دست خود را دراز (۳)

بود دست بالا نکوتر ز پست — تفاوت درین هر دو دست آنچه هست (۴)

قریب است فقر از علم برکشد — که تا غایت کفر آن سر کشد (۵)

چو وا شد در رزق محکم بگیر (۶) — مران خشم بر هیچ برنا و پیر (۷)

نباشد بر اهل دانش خبر — چو آن شی که می بگذرد از نظر (۸)

بود کافی از بهر کذب بشر — که گوید هر آنچه شنید از خبر (۹)

مجالس امانات هستند زفت — خیانت نباید بحرفی که رفت (۱۰)

(۱) من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جاره ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه اخرجه الشیخان

(۲) من عرف نفسه فقد عرف ربه ما هلک امرء عرف قدره

(۳) لا تسئلوا الناس شیئا رواه الدیلمی

(۴) الید العلیا خیر من الید السفلی

(۵) کاد الفقر ان یکون کفرا رواه ابن منیع

(۶) اذا فتح لاحدکم باب الرزق فلیلزمه رواه البیهقی

(۷) لا تغضب قال رجل عظنی او صنی مرارا فقال لا تغضب

(۸) لیس الخبر کالمعاینه اخرجه الطبرانی

(۹) کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم

(۱۰) المجالس بالامانة رواه الترمذی

جو شخص ایمان لایا اللہ تعالی پر اور روز آخرت پر اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے

جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اپنے مہمان کی تکریم کرے

جس نے اپنے آپ کو پہچانا وہ خدا کو پہچانا وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر جانی

لوگوں سے کوئی چیز مت مانگا کرو۔

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے

قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے یعنی ایسی حالت میں عارض ہو

جب کسی شخص کیلئے دروازہ رزق کا کشادہ ہو تو اسکو لازم ہے

غصہ مت ہو۔ اخرجہ البخاری

سنی ہوئی بات مثل دیکھی ہوئی کے نہیں یعنی سے تشفیہ کی بو نہیں

آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ امر کافی ہے کہ جو سنے وہ بیان کرے

مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں یعنی کہی ہوئی بات کا مشہور کرنا جائز نہیں

درآور بگوشش این سخن از شعور | میانه روی هست خیر الامور (۱)
کسی کو نه مال و متاعی غنیست | غنا در حقیقت غنای دلیست (۲)
شوی از سخاوت عزیز او را | که خوی سخا هست خوی خدا (۳)
تصدق نگهدارد از نار جسم | اگر چه یکی پاره باشد ز تمر (۴)
بود راجع اندر هبه چون کلاب | که قی کرده بازش خورند از شتاب (۵)
بود تائب از ذنب چون لن یخط (۶) | ز عفو ملک ملک یابد بقا (۷)
خلد هر چه در دل گناه است آن (۸) | نه الاثم ما حاک فی الصدر دان
ز دشمن روا باشد ریو و رنگ | که در اصل نام فریب است جنگ (۹)
خوش آنکس که باوی حیا گشت جفت | نبی الحیاء کله خیر گفت (۱۰)
حیا مانع است از مقابح ترا | بکن هر چه خواهی چو نبود حیا (۱۱)

(۱) خیر الامور اوساطها رواه السمعانی
(۲) الغنی غنی القلب رواه الدیلمی
(۳) السخاء خلق الله الاعظم رواه ابن حبان
(۴) اتقوا النار ولو بشق تمرة اخرجه الشیخان والنسائی
(۵) الراجع فی هبته کالکلب یعود فی قیئه رواه البخاری
(۶) التائب من الذنب کمن لا ذنب له رواه ابن ماجه
(۷) عفو الملوک ابقاء للملک رواه الرافعی
(۸) الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر رواه الدیلمی
(۹) الحرب خدعة اخرجه الشیخان
(۱۰) الحیاء خیر کله. اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجه الشیخان

سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے
تونگری دل کی تونگری ہے یعنی تونگر وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔
سخاوت خصلت خدای بزرگی ہے
دوزخ سے بچو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر
دی ہوئی شی کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرکے اوسکو کھا لیتا ہے
گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہے
بادشاہوں کی بخشش باعث قیام ملک ہے
گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا کرے
لڑائی دھوکے کا نام ہے
حیا سب کی سب بہتر ہے جب تو حیا نہ کرے جو چاہا کر۔

در اسلام نبود ضرار و ضرر (۱) | بخیر و کرم کن مکافات شر

تدابر بد و نیز بغض و حسد | چه بیع تو بر بیع غیر است بد (۲)

مکن با مسلم و خذلان و تکذیب کس | مواخاة کن با مسلمان و بس (۲)

ز مسلم دو خون و ناموس و مال | حرام است بر مرد مسلم حرام (۲)

بود باهمی اتفاق ار چه بد | که مردم چو دندانه شانه اند (۳)

کنید اتباع سواد عظیم | که در انفراد است خوف جحیم (۴)

نبی آنکه زو باغ معنی شگفت | فمن شذ قد شذ فی النار گفت

باب چهارم در نظم چند کلمات طیبات حضرات صوفیه علیهم تحیات رب البریه

تصوف نه این لبس صوف است و بس | بود راستی با خدا هر نفس

دوم کردنت تابع حکم رب | همه آرزوهای خود روز و شب

سوم خیر با خلق و کار دگر | به از کار خود داشتن در نظر

بود بندگی نزد اهل صفا | رضای خود اندر رضای خدا.

(۱) لاضرر ولا ضرار فی الاسلام رواه ابن ماجه

(۲) لا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یکذبه ولا یحقره کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه المسلم

(۳) الناس کاسنان المشط

(۴) اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

اسلام میں تکلیف پہونچانا اور مقابلہ تکلیف کی تکلیف پہونچانا نہیں ہے

آپسمین ملنا چلنا ترک اور بغض و حسد مت کرو اور باہم بھائی بھائی ہوجاؤ ای خدا کے بندو کوئی شخص دوسرے کے مول پر مول نکرے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اوسپر ظلم نکرے اوسکو ذلیل نکرے اوسکو جھٹلاوے نہین کل مسلمان مسلمان پر حرام ہے اوس کا خون اوس کا مال اوسکی آبرو

آدمی مثل کنگھی کے دندانون کے ہین

بڑی جماعت کی اتباع کرو جو علیحدہ ہوا دوزخمین علیحدہ رہیگا

به تقدیر خود شادمانی مدام | عمل حسب فرمان خیر الانام

محبت سه قسم است ای هوشیار | بدنیا بدین و به پروردگار

محبت بدنیا سراسر دنیست | که انجام او غیر افسوس نیست

محبت بدین چه خیال بهشت | نباشد خوشا آنکه او را نهشت

محبت بحق بی غرض مایه ایست | ز دنیا و دین پیش او بی غمیست

بجو حب آن کو بود بی زوال | وگرنه بمانی بحزن و ملال تو

تفکر دو قسم است ای نیکنام | یکی زان حلال و یکی زان حرام

بکیفیت ذات حق فکرتت | نباشد مگر مثمر حیرتت

تفکر در اسرار خلق و جهان | باتش هلاک و خصومت بدان

مگر فکر در صنعت کردگار | بدل مورث حکمت آشناس

دگر فکر نعمای پروردگار | بود منشأ الفت و حسن کار

تفکر در اقوال و افعال خویش | بدان باعث حسن احوال خویش

تفکر بکار خود از راه عیب | شود موجب شرم بی وهم و ریب

بتر رنج از بهر دنیای دون | زیانکش نیست قدرتش افزون

کند توبه محو گناه کبیر | بفرمود توبوا خدای قدیر

کند آن که عمل او را قبول | بود در رضای خدا و رسول

باب پنجم در نظم ترجمهٔ نصایح و حکم علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام رحمهم الله الی یوم القیام

نخست ای برادر خدا را شناس / محمد نبی الورى را شناس

مبر دار چیزی ز طاقت فزون / میندیش امری ز عادت برون

مکن کار بیفائده زینهار / مدان مال و اسباب را پایدار

مخور غصهٔ آنچه رفتست ز کف / اگرچه بود لعل و دُر نجف

ز خو بنی حرص و بخل و نفاق / حذر کن که زشت است بالاتفاق

مشو بر آنکس که خشم تو نیست / اگر خشم رانی بجز حمق چیست

تو بیکار عمرت مده رایگان / نشستن ز رفتن برابر مدان

بنان جوین خوانت آراستن / به از من و سلوی ز کس خواستن

رسد گو همان شی که باشد بجست / ز مال و متاع و زر و سیم و رخت

مگر چون بما داد حق دست و پای / عطا کرد از لطف خود عقل و رای

بود حیف گر مثل بی دست و پا / نشینیم ساکت بدست عصا

بما فرض شد کوششی کردنی / نه چون دام و دد خفتنی خوردنی

همی بایدت جستن مدعا / ندانی که کل امرء ما سعی

باندازهٔ محنت و کد تو / ترقی کند جاه و دان جد[1] تو

بشب در سر جاه بیدار باش / بدریا در آ چون کنی در تلاش

بلا جهد خواهی چو جاه و جلال / کنی عمر ضائع بحرص محال

ز ناکامیابی مشو تنگدل / بدل باش در سعی خود مشتغل

ز کوتاهی فکر و ضعف شعور / بماند ز اقبال هر مرد دور

(۱) جد بالفتح بهره و بخت و توانگری و بزرگی و عظمت کذا فی المنتخب

نصیحت شمارد هر آنکس که عار — فضیحت ز جانش برآرد دمار
ز حکمت ببالد شرف در شریف — رذالت پذیرد زوال از سخیف
بود فخر بهتر بفضل و ادب — ز فخری که باشد باصل و نسب
خنک آنکه باشد بعیبش بصیر — نه بیند عیوب دگر چون ضریر (نابینا)
ز کار خود آنکس که غافل بود — بکار تو ناچار کاهل بود
بهر کس کند مرد بدظن بد — که بیند چو می بیند از چشم خود
اگر خرده گیری بهر کار یار — شود یار دشمن در انجام کار
ز بدخواهی یار و مکر عدو — خدا را بپرهیز و دوری بجو
اگر دوست کفران نعمت کند — وگر دشمنت غدر نقمت کند
از آن قطع الفت مکن زینهار — وزین تار الفت مبند استوار
همانا همانست مرد حلیم — که بر بنده بخشد گناه عظیم
بدنیا از آن نیست کمزورتر — که نتوان نهان داشت راز از بشر
بجز سینه سر را مده جایگاه (۱) — بمنت مکن اجر احسان تباه
رعایا چو هستند بر خلق شاه — سزد شاه را خلق و حلم آله
از آن شه دو جهان شاد هست — که از عدل وی ملک آباد هست
ز الطاف گرگ است هم شیر یار — ز جور است همشیر بر کارزار
ز آزار گردد امارت تباه — لاهل الایادی تخر الجباه

(۱) و هم سینه نقیب پر افشا راز فاضل جاهل گفته است و از افضت علی السر اکتمها فاسمع صدا بامن الوف رجاء

بپه بخشش از مقر و بخشش از مصر
که انجام اصرار بینید مضر

شنیدم ز داننده نکته رس
ز جمله جهان بدترا ندان سه کس

یکی آنکه ز و نیست امید خیر
نه امنی ز شرش بود دلی ضعیف گزند

دوم زن که در طینتش هست شر
سوم جار موذی که جوید ضرر

زیادت کسی را باهل و عیال
به هنگام افلاس باشد وبال

نشان حماقت بدان بالیقین
بقول علی سید العارفین

یکی بی تفکر ادای جواب
دوم التفاتی بهر شیخ و شباب

باب ششم در نظم چند پند سودمند حکیم لقمان و غیره من الاعیان ۴۴

تو اول بگفت خود کار کن
وز آن پس نصیحت باغیار کن

سخنها باندازه خویش گوی
بلندی مپندیش و پستی مجوی

بکن هرچه امروز در سر بود
که فردا هر کار دیگر بود

بچیزی که تو مبتلائی در آن
مکن غیر خود را ملامت بر آن

باندازه دخل کن خرج خویش
وگرنه شود جان زار تو ریش

بسختی و درماندگی آشنا
محبان خود را بصدق و صفا

معین باش در کار امیدوار
که باشد معین تو پروردگار

باول بیندیش و آخر بگو
ز گفتار بیهوده سودی مجو

ز مخمور و مغرور و نادان بپرهیز
بپرهیز تا پای داری گریز

حذر کن برای خدا از آن سفیه — که مر خویشتن را بداند فقیه

ز ابنای خود تو همان چشم دار — نهی هر چه زآبای خود طرح کار

باندازه و حق هر یک ترا — بباید نمودن سزا و جزا

بتعجیل و جنگ و فساد و فضول — نیامیزد الا ظلوم و جهول

مکن عمر برباد در کاهلی — بکار نکو باش گر عاقلی

مکن بر زن غیر هرگز نگاه — به ناکرده خود جزای مخواه

مخور نان خود را بخوان دگر — مکن مال خود را بهر دم هدر

مکن عادت اکل و نوم کثیر — که عیب است از بهر برنا و پیر

منه دل به بدگوی مردمان — به بد آید کس مشو همزبان

سخن حسب دل خواه مردم بران — که جای تو باشد بدل بیگمان

تو ناکرده را کرده دانی اگر — بجهل مرکب شوی پر خطر

نیاموخته اوستادی مکن — بحجت بگو هر چه گوئی سخن

تن و جامهٔ خویشتن پاک دار — به رب الوری نفس خود را سپار

مبر نام مرده به زشتی و عیب — که نکته نوازست دانای غیب

زبد اصل امید الفت مدار — بتدبیر و دانش مکن جمله کار

فساد دگر جانب خود مگیر — مکن صلح با هر صغیر و کبیر

تو اوستاد را از پدر بیش شمار — بچیز کسان دل منه زینهار

جوانمردی و راستی پیشه کن — چو کار نمائی باندیشه کن

به نیک و بد آبروی مریز | بشو دور از زن عاقل با تمیز
به زنها مکن مشورت در امور | که در زن بود نقص عقل و شعور
میارای خود را بسان زنان | مکن با زنان خلوتی هر زمان
مکن از عدو بیت عمل این چنین | که ناچار گردد چو یاران معین
مکن خاطر دوستداران فگار | که گردند دشمن در انجام کار
مده از دلت یاد دوست و خدا | فراموش کن نیکی کرده را

همیشه ز خوف حق اندیشه کن
ز فاضل ترا این همین پاسخن

۳۰۲

معذرت

اون علماے نامی و فضلاے گرامی کی خدمت مین جو اس رسالہ پر تقریظات تحریر فرماتے ہین ادبا گذارش کیجاتی ہے کہ مصنف حقیر بوجہ کم استعدادی کے درجہ علم و فضل حضرات مقرظین کے امتیاز سے مجبور و عاجز تھا لہذا جس ترتیب سے تقریظات وصول ہوئین اوسی ترتیب سے چھپوا دی گئی ہین ۵

والعذر عند کرام الناس مقبول

العبد الضعیف
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

تقاریظ و آراے علماء کرام و ادباء ذوی الاحترام کثر اللہ امثالہم و دام اظلالہم

راے بیضا ضیاے حضرت اوستادی سند العلماء فخر الفضلاء زبدۃ العرفاء
عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد منصور علی صاحب مرادآبادی صدر مدرس مدرسہ طبیہ یونانیہ سرکار عالی

خاکسار نے پند کامل کو اول سے آخر تک بغور دیکھا ماشاء اللہ ایسے مضامین مشکلہ کو کیا نظم سلیس با محاورہ مین ادا
کیا ہے کہ اول ہی نظر مین مطلب صاف کا انکشاف کما ینبغی ہو جاتا ہے الحق احادیث اربعین کو جو بیان احکام الٰہی مین باقل و
دل مین اس خوبی سے کسی نے نظم نہین کیا یہہ کتاب اس لایق ہے کہ طلباء مدارس کی تعلیم کیواسطے مقرر کیجاوے تاکہ
انکو بذریعہ اس نظم سہل الماخذ کے اصول دینیہ کا حفظ رکھنا آسان ہو اور انکے اخلاق و عادات درست ہو جاوین
اور زبان فارسی کے محاورات سے بھی بے بہرہ نہ رہین غرض تہذیب اخلاق و معاشرت کیواسطے یہہ کتاب بہت
عمدہ نسخہ ہے کہ باوجود اختصار و ایجاز کے تمام حقائق و اصول اخلاق کو پوری حاوی ہے اللہ تعالیٰ اسکے مصنف جناب
مولوی قطب الدین محمود علی صاحب کو جزاے خیر عنایت فرماوے اور اس کتاب کو خاص و عام کے واسطے مفید کرے آمین۔

تقریظ شریف و راے منیف امام الفن و اوستاد الزمن سید الشعراء و رئیس الادباء المتقمع بعلمہ الانام
والمفتخر بفضلہ الخاص و العام الشیخ المحقق و المجتہد المدقق ناموس الادب و نبراس العرب
الذی یذیب الشعر و الشعر بذیبہ و یدعو القول و السحر یجیبہ اعنی النواب وحید الدولہ
استاد الملک بہادر سلطان العلماء السید علی بن السید ابی الحسن الشوشتری الجزائری
لا زالت سدتہ العلیہ مناخ مطایا امانی المستفیدین الی یوم الدین

نحمد اللہ الذی جلت اسماءہ و افعالہ و تنزہت عن وصمۃ الحروف کلماتہ و اقوالہ علی ترقیات المسلمین الی معارج مصالح الدنیا
و الدین و نصلی و نسلم علی من بعث لتتمیم مکارم الاخلاق و مدار الانفس و الآفاق بدین خیر الادیان و ادا د امانتہ
عرضت علی السموات و الارض و الجبال فابین عن حملہا بالاشفاق محمد سید العرب و العجم و من صلی علیہ و سلم
و علی آلہ بدور الظلم و شموس الحکم و صحبہ و التابعین لہم باحسان من الیوم الی یوم الدین و الحساب الدیان و بعد فلما
رایت ما نظم فی الاربعینات الثلث و الحکم الجمع و الوصایا المنسوبۃ الی عقلاء الدین من کل ہند بدیع
الشاب الظریف و الفاضل العریف و العلم الذی لا یحتاج الی تعریف شحید الذہن وقاد الطبیعۃ زبدۃ المحصلین

المولوی قطب الدین فیما فاساه بالترجمة عن لسان عربی مبین لفارسی بلیغ حسین متین فرائیناه کتبة لا لکف
تعلیم المبتدیین وتدریس المتوسطین الناظرین والمصنف من اهل حیدرآباد والمشتغلین فاعجبنا ذلک
ورائیناه حریا للطبع والتقسیم فی المدارس لطلبة الفارسیة والمقلدین فقلدته بهذا التقریظ کقلادة من العقیق
علی الحور العین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

رای فاضل علامه فهامه عارف دقائق معقول ومنقول واقف اسرار غوامض فروع واصول عارج معارج بلند خیالی راقی مراقی حقائق باکمالی مجمع فضائل منبع فواضل مقتدای آوان اکرم اهل زبان عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب

این آثار حکم که مقتبس از انوار مشکوة جوامع الکلم است وحکم تجلی الطور وتضمن الطوی العالم الاکبر فی مظهر الجامع الاصغر فی الظهور وارد گوئی عنوان کمال طراز جامه اخلاق رجال واطفال است. چون شنیده را از واعتباری وخواننده را از واختباری باشد سر آینده درخور آن است که سالخوردان وخوردسالان وطرح معلمان ومتعلمان دکن ازو استفاده واستفاضه برگیرند که همانا این لآلی نظم ونظم لآل براه سلاست وفصاحت مبانی ومعانی خود گوهر ات از آب زلال وشکرین مقال وشیرین شال است البته سزاوار آنست که تمیمه بازوی خیال وتعویذ گلوی اعمال وافعال واقوال اطفال گردد. فاضل تحریر در تحریر این مقدمه وتقریر وتسطیر این ترجمه خیلی اظهار کمال وداد اقتدا در نظم ترجمه وترجمه نظم سحر حلال کرده است چون زواهر جواهر وجواهر زواهرش خیلی انفع واوقع فی النفس است وفی نفس الامر شایسته وبایسته آنست که این در غرر شاهوار گوشواره گوش شاهزاده شهریار گردد لیس الراءی بذرر زنانه گوشی چنان که

هر نکته از شکفته باغی	از خنده تر زشب چراغی
هر سطر لسان نهر کوثر	از شیر وشکر بود مخمر

موسوم باسم سامی ولیعهد ومرسوم برسم نام نامی شاهزاده گرامی قدر وبدر ومهد ومسند گردد همانا اولی وانسب والطیب وارغب باشد شاید که بدین تقریب وتقدیم خدمت به تعظیم وتسلیم نعمت همت وهمت نعمت که فریضه فضلای ملت ودولت است چون مشعلی سایر مدارس اطفال رائج ودائر گردد. بالجمله این عنوان کمال ودیباچه افضال که طراز جامه اخلاق واعمال است گلشنی است رنگین وچمنیست باآئین قابل حفظ اطفال که تحفظ اخلاق حسنه از آن متصور بالیقین است چنانکه سیر وسیاحت گلها وریاحین بساتین

موجب تسکین و تحسین خلقت ناظرین باتمکین است امید که مقبول خاص و عام و منظور انام و ثواب بش به مصنف او حاصل و واصل و متواصل گردد بالنبی و آله الامجد

این را یارب تو خیر جاری گردان ــــ ورد المفضال سازو ساری گردان

رای افضل العلما و اکمل الفضلا العلامة الاریب الفهامة اللبیب البحر الطمطام والحبر القمقام عالیجناب مولانا مولوی حافظ محمد انوار الله خان بہادر زودتنا و علیحضرت قدر قدر دام الله

رسالہ ہذا بالکل فاضل و یکتا فی الواقع ان عقائد و خیالات و نصائح کا ابتدا عمر میں ذہن نشین ہوجانا نہایت مفید ہے

رای قدوة الکملا و اسوة الفضلا افقه العلما و اعلم الفقہا عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد عنایت علی صاحب دام فیضہم ابن حضرت مولوی کرامت علی صاحب مرحوم

رسالہ پند نامہ فاضل مصنفہ جناب مولوی سید قطب الدین محمود علیہ صاحب کو میں نے دیکھا یہ رسالہ بلحاظ ترجمہ صحیح معنی خیز احادیث جوامع الکلم قلیل المبانی و کثیر المعانی و نصائح و حکم حکما و عربیت و عجمیت و سلاست و لطافت و عمدگی زبان فارسی کی ہر طرح اس لائق ہے کہ مفید خاص و عام و داخل درس فارسی خوانان ہو ــــ

تقریظ بی نظیر و رای دلپذیر چکیدہ خامۂ علامہ ادیب نکتہ پرور جامع علوم و ہنر صدر آرای بزم خوش کلامی عزت افزای اریکہ بلند مقامی واقف فنون عقلی ماہر علوم نقلی مفخر الشعرا و مقدام الادبا عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی صاحب سیرت آصفی وغیرہ سر رشتہ دار دفتر پیشی قدر رفعت قدر حضور پر نور دام ملکہ

الحمد لله العزیز العلیم الحکیم والصلوٰة علی رسوله محمد المبعوث الی کافة الامم بالخلق العظیم وعلی آله الذین هم ہداة الخلق الی صراط المستقیم واصحابه الذین هم الاعلام فی النہج القویم اما بعد بر ضمیر ارباب بصیرت مخفی نماند که مقتطف اثمار جنیه حدائق احادیث نبویه و جانی ثمرات شہیه دواح کلمات قدسیه مصطفویه مشید اساطین فنون حکمیه و موسس اساس قوانین عملیه علامة الزمن مفخر الدکن الفاضل الفاصل بین الحق و الباطل المولوی قطب الدین محمود علی الفاضل رقاه الله تعالی علی فروة الکمال بین الاقران والاماثل چندانکه بحلی فضائل انفسیه و شمائل انسیه یگانه روزگار اند و ہر قدر که بحلل محاسن صوریه و معنویه و لطائف حقیقیه یقینیه وحید الاعصار اند با فارت

ابنای روزگار زرین جزو زمان نظم لآلی مثالی احادیث خیر البریه که عبارت از جوامع الکلم است رشته
اندیشه را رسائی داده اند واین سلک گوهرین را که بدرر غرر بحر نبوت منتظم گردیده در جنب گوهرهای عمانی
حکمت عملیه شیخ شیراز شیخ مصلح الدین سعدی انار الله برهانه نهاده اند هر چند که میزان ادراک سنجیدن
این دو گرامی گوهر بکفه تساوی از عدل هشیار دلیکن از انجا که گوهرهای لطائف معنویه این جوهری جواهر کلمات
قدسیه از عمان نبوت است گوهرهای صدف سینه سعدی گوشواره را باشد سنگینی فضیلت حقیقی کفه انصاف را
بتفضیل فاضل می آرد دمی که اصحاب ادراک چشم بینش کشایند دریابند که زبان فاضل یگانه ترجمان اوتیت
جوامع الکلم است وبیانش پرده کشای اسرار انا افصح العرب والعجم است اگرچه کریمای سعدی خلاصه حکمت علیه است
لیکن پند فاضل لب لباب اسرار حکمة آلهیه است تا که بیان او بحلیه صدق وما ینطق عن الهوی متحلی است وعروس
تبیان او را ان هو الا وحی یوحی حلی است اگر در مکتب متعلمان ادب آموز برای پندنامه فاضل کریمای سعدی جای
خالی کند جای دارد که این بلیغ عربی نسب عجمی نقاب را ادای دلفریب آن جمال معنویت وطرز فصاحت ولطافت انداز بلاغت
از مفهوم منطوق منسوبست الفاظش تازه ریاحین گلزار عجم اند ومعانیش نفحات مشکین جوامع الکلم اند قد رصف فی هذه
الوجیزة المنظومة من الحکمة والعبرة فیصف واصفها النظم بها ان من الشعر لحکمة از ساتکین ابیاتش صفائی مشتری نازرا
صابیه ویسقون من رحیق ختامه مسک داده اند ودر نهر مصرعه اش نهر سیر الی قلوب طالبیه عینا فیها تسمی
سلسبیلا کشاده اند اگر کسی یکی از چهل احادیث نبویه را چهل گنج جواهر حکمیه عملیه گوید بجا است وکلمات
طیبات صوفیه را اگر عالم لطائف معنویه خوانند سزا است اگر نخبة الاعیان وخلاصة الاکوان مقدام العلما
وامام الکملا رئیس الفضلا مفخر الادبا جلالت مآب کمالات انتساب فرید الدهر وحید العصر نواب
فلک جناب عماد الملک بهادر ناظم تعلیمات سرکار عالی دام بالمفاخر والمعالی باشاعت پندنامه فاضل در
مدارس ممالک محروسه آصفیه نظامیه التفاتی فرمایند اطفال نوز آموز مدارس را به منهج تقویم اخلاق
مرضیه شمائل سفیه دلیل میگردد وسرمایه افتخار فاضل یگانه در چشم اعتبار روزگار میشود فقط
تحریرا و رای عالی ناظم وناثر نکته سنج ماهر عمده ادبای اولی الابصار قدوة شعرای
بیادگار زمانه عالی نسب والا حسب علامه علوم عربیه فهامه فنون فارسیه

غواص محیط سخندانی گنجینهٔ زواهر جواهر معانی عالیجناب مولانا مولوی
سید علی احمد صاحب شوق رکن مجلس پایگاه حضرت نواب سر خورشید جاه بهادر دام اقباله

بنام خدای دو جهان بخشایندهٔ مهربان

داد ار دانندهٔ نهان و آشکار را نازم. و دخشور بازپسین را به افدستای دلگزین در نیازم که گوهر سخن را از دریای سینهٔ روشن درونان فراکشید. و زبان سخنوران را بفرتاب فروهیدهٔ سخن آب و تابی بخشید. آرش آفرینان سخن سنج در روزگار خویش از نگارش و گذارش برگفته های آئین و کیش یادگاری گذاشتند. و سخن سنجان گهر گنج در شگاه گرم بازاری روزگار به سرمایهٔ بیش بها گفتار کالای بلندنامی برداشتند. و ستره در شینهٔ پیشوایان سخن طراز سعدی نام سخن آفرین شیراز که آفرینها از آفرینندهٔ یکتا بر روان آن پاکباز باد خوبا گفتنی با گفته. و شکفت گلها از گلستان و کریمایش شکفته. ایدون در بازپسین سخنوران نامی قطب الدین محمود علی فاضل نام در کردار و کنش گرامی سه چهل تا فرمان از فرمودهای وخشور بی همتا پیغمبر خدا در خور هزاران درود و افدستان روشن نهجار که سعدی نامدار رفته در بند نگارش آورده با تا گوی گوی بیشی از پیشینیان فرا برد بنامیزد خوشا گفته گهرها از نوک زبان سفته. جدا شناس هست و بود داند که در نو و کهن جدائیها است. و در هر فرهنگ و گروه شناسد که در نزدیکی و دوری اندازه پیدا است سخنور شیراز را اگر زیبای گفتار از گزارش پند بندگان پسند است سخنگوی دکن را بالای از نگارش فرازمان خداراننده و بنده را خداوند است. آنچه نگاشته نه آنست که بیننده را از دیده دور شود آنچه گفته نه چنانست که داننده را از دل بیرون رود. و همه خوبیها در پیرایهٔ اندرز و پند آراسته. همه گردینها در پیرو گفتگو پیراسته. هرچه گفت درخور آنست که شنوندگان به دل و جان این گهرهای ارمغان را آویزهٔ گوش کنند. نی نی گهرشناسان هنرور این گران ارزمایه را از سراپردهٔ گوش سبک در گوشهٔ دل نهند. سرنشین کارگاه آفرینش گرامی منش خجسته کنش نواب عماد الملک بهادر گران بها در اگر این کارنامه را در سرشتهٔ آموزگاران سرکاری جا دهند بجا است که زیبا گفتار را با آموزش کردار رشته و پیوند خوشنما است ۵ سخن گر گوهر آتش ز دریا است ز دریا چون رسد در گوش زیبا است تو زبان دان بند انداز زبان را یا سخن پرور نگهدار سخن ها است. خدایا فروغ این فروغ سخن به پرتو مهربانی آفرینندهٔ نو و کهن همواره در آب و تاب و گوینده به آئین نیک سرائی کامیاب باد.

تقریظ و مادهٔ تاریخ ریختهٔ خامهٔ مشکین ختامه و چکیدهٔ کلک جواهر سلک
علامة الدهر فهامة العصر عمدهٔ علمای دوران نخبهٔ فضلای زمان قدوهٔ نحاریر
نبلا زبدهٔ جماهیر کملا الشهم اللوذعی والبارع الالمعی فخر الهند والدکن محرز قصبات السبق
فی هذا الزمن مرکز دائرهٔ بلی منتهای المفاخر والمعالی عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد حمید الدین علی [illegible]

الحمد لله الذی بجل قدر العلماء ورداهم رداء الکبریاء واحد لسان البلغاء وصنع اقوالهم بلولو المعانی اللالاء ونشر فی الدهر ریاها ونور مصباحها واقوی جناحها واطاب روائحها وافاحها وزینه بابتسام ثغور الکلمات القدسیة وانارها باتقاد شعلة الاحادیث النبویة وافضل الصلوة وازکی التحیة علی سیدنا محمد خیر البریة الذی اختاره من شجرة الانبیاء ومشکاة الضیاء وذاوبة العلیاء وسرة البطحاء وآله وصحبه الذین اوروا قبسا للقابسین واناروا علما للحابسین صلوة دائمة الی یوم الدین - اما بعد فلا یخفی علی اخائر الذخائر الذین هم اولو البصائر وبشائر العشائر که درین کتاب که بلحاظ رفعت مبانی وجودت معانی لاثانی است - وسلک بیانش منتظم از درر غرر کلمات من اوتی سبع المثانی است بامعان نظر دیدم وجواهر زواهرش در رشتهٔ بصر کشیدم - و از نافهٔ گلزارش بدامان گوش بوها چیدم - اشهد بالله وکفی بالله شهیدا که مقتبس انوار نبویه ومجتنی اثمار مصطفویه حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مجمع فضائل منبع فواضل اعنی **مولوی قطب الدین محمود علی فاضل** وقاه الله عن دواهی الزمان دار الازل در ترجمهٔ احادیث اربعین جهدی بلیغ نموده وابواب افادت بر مستفیدان هنر گشوده وگوی سبقت از ابنای روزگار ربوده - لله دره که درهای شاهوار سفته - وهرچه گفته خوب گفته - لآلی اشعار شعری نثار - ودراری نثر ثریا مقدار - نکته های برجسته غنچه های سربسته - مضامین آبدارش چون زمرد تابدار آویزهٔ گوش روزگار - جان فصاحت در کالبدهای حروفش جاری وروان بلاغت در قوالب الفاظش ساری - هر نکته که از نوک خامه اش چکیده - چون آفتاب عالمتاب علم ضیا گستری از خاور تا باختر کشیده نامه اش از یواقیت درخشان - دل خون کن بدخشان - طبع مواجش از فرط آبداری - دریا را غوطه ده آب شرمساری - از انجا که همتش مصروف مهام انام وشامل حال خاص وعام است نخواست که ناآشنایان لغات عربیه از درک غوامض نبویه محروم مانند - وغبار ملال بر چهرهٔ ایام خود از [illegible] بتهذیب و تهذیب ترجمه اش پرداخت - وگوش وزبان از خواندن وشنیدن

لعان نواختند. و بر ایشان حقی لازم و واجب ساخت. هر چند بلحاظ بحر و تعداد ابیات با کریمای شیخ شیراز مصلح الدین سعدی علیه الرحمة شادی است لیکن از انجا که نور شمس مقتبس از چراغ هدایت گم کرده راهان و دی هر نجوالنیش از اجل نجاوی و بر اجل اخلاق و اکمل حسکم حاوی است. اگر گوییم که پندنامهٔ فاضل پایهٔ جلالت بر فرق فرقدین گزارد و پایهٔ قدرش از کریمای سعدی ترجیح دارد. از محکمهٔ انصاف دوری نجوییم. و بنیاد خلاف نپوییم. زیرا که متاع گرانمایهٔ سعدی از خزینهٔ سینهٔ سعدی است. و گهرهای لطائف معنویهٔ فاضل از بحر مواج سن قال لا نبی بعدی است کسی نتواند که پندنامهٔ فاضل را از کریمای سعدی کمتر داند. و در بزم مسند آرایان معانی فروتر نشاند مذاقش ادبی است و ماخذش عربی و لآلیش از درج نبوی است و درایش از برج مصطفوی و کسی نیارد که بحرف گیریش آید و نظر عیب بر متاعش گشاید. گوهرش عمانی است و یاقوتش رمانی مشکش ختنی است و عقیقش یمنی

مثنوی

تعالی الله زهی روشن بیانی
سخن خورشید و طبعش آسمانی

کلام جان نوازش از معانی
چو آب خضر بخشد زندگانی

بسلک نظم سفته آن لآلی
که دارد آب و تاب بی‌مثالی

برو در درازی چرخ بارد
بلب لله در الفاضل آرد

بو ز آن دلبری اندر بیانش
که هر گوش است شیدائی بیانش

سخن گر لاله هست از راغ اوست
و گر نگین گل است از باغ اوست

ز جوش سینهٔ آن دریای اسرار
گهر سبز و گهر ریز و گهربار

چنان شیرینیش اندر کلام است
که شکر مصر از وی در کلام است

کلامش جنت و کلکش چو طوبی
ز طوبی ثم طوبی ثم طوبی

چرا رنگین نباشد همچو گلزار
که از باغ نبوت چیده از بار

مدامش از بهار اردی بهشت است
بهشت از لطف رضوان بهشت است

گرش گلشن ز شادی در درون است
بلب فیه لکم ما تدعون است

الیها ارتد ولا تکسل سبیلا
بها عین تسمی سلسبیلا

گروهی بود از تشنه دهانی
بشوق آن شراب ارغوانی

سقاهم ربهم منها شرابا
طهورا کان هذا باستطابا

دل هر کس برد چون شوخ شاهد
برا ینمعنی خدای پاک شاهد

چه رعناے که تازی گوهر او
لباس پارسی اندر بر او

ز ضو لفظ و معنی چون سپهر است
که پر هر برج او از ماه و مهر است

گرش طفلان نو آموز خوانند
بصد علم و فن خود را نشانند

مدام این دفتر معجز نگاری
بدرس جمله طفلان باد جاری

الهی تا بود گلزار عالم
بابر بخشش تو سبز و خرم

چو باغ این نامه دلها را گشاید
خزانے در گلستانش نیاید

بود تاریخ او رنگین گل آسا
بهار گلبن فاضل دل آسا
۱۳۱۴ھ

تقریظ عارف باللہ الغواص فی بحار اسرار اللہ الحجم سما طریقت چراغ بزم شریعت حضرت مولانا مولوی سید محمد برہان الدین خانصاحب مدظلہ العالی سابق نائب دیوانی بلدہ ابن حضرت سید نور الحسن خانصاحب مرحوم سابق صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد ابن سید بارخنگ مرحوم تلمیذ حضرت مولانا محمد زمان خانصاحب شہید و حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب لکھنوی رحمہما اللہ تعالیٰ

مین نے کتاب پندنامہ فاضل دیکھا اس کی عبارت سلیس بامحاورہ جس مین ترجمہ صحیحہ اون احادیث کا جو جوامع الکلم مین کیا گیا ہے جس سے سعادت دارین طلبہ کے لئے متصور ہے لہذا میری رای مین اگر یہ کتاب داخل سلسلۂ تدریس کیجاے تو ہر طرح کی خیرخواہی خلائق دینی و دنیوی متصور ہے اور جو لوگ اس مین ساعی ہون امید ہے کہ مستحق اجر عظیم ہونگے

رقعه عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب با لقابه موسومه مصنف.

مولانا و بالفضل اولانا جد سعدکم و سعد جدکم و دام مجدکم و زاد سعدکم

مرا که فراضه کش روزگارم چه یارای تقریض و سود صفحه اعمال را چه امکان تبییض باشد مگر امتثال امر کردم و این خذف پاره را که ربط و ضبطی با هم ندارند فراهم آوردم و پیشکش نمودم خود دانم چه بر نوشته ام که بیاض نوشته و خواندن را خود بدستی است در نوشته ام چون ارزش نظر ندارند چه جای طرازش سطر داشته باشند مگر بعد اصلاح که همین صلاح است و فیه فلاح تخمیس را اشارتست به تخمیس قطب الدین فی مدح سید یا زین العابدین که پیشاش جناب موصوف کرده شده بود تخمیس بلاغت و بیان و تقریض آنست بنظر ادب دیدم و این هدیه گرامی و تحفه سامی را بدو دست قبول و تسلیم بر گرفتم و دعای ترقی استعداد و ازدیاد افاده و افاضه علم و داد کردم توقع قبول دارم قبلتها و قبلتها و الفقیر بها ممنون و الحدیث ذو شجون۔

صحت نامه اصل کتاب پند نامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	برد	بزد
۳	۱۷	کاج	کلوج
۳	۱۸	ولتقذف	ولاتقذف
۳	۲۱	پهونچا	پهونچتا
۴	۱۴	وه هین	وه هے
۵	۱۰	والے	والا
۵	۲۱	معای	هوالے
،،	،،	تیار	میار
،،	۲۲	زحلی	زحلے
۷	۴	نبایدیکی	نبایدکی
۷	۷	پلیتر	بیشتر
۸	۸	فضل از	فضل او از
۸	۲۱	کرون	کرد
۹	۱۹	کرم	کریم
۱۱	۱۸	للهک	للملک
۱۲	۱۴	جیلنا	چلنا
۱۶	۲	سه	سه‌کس
۱۷	۳	باندازه و	باندازه
۱۷	۳	بیاید	بباید
۱۷	۱۸	جوکار	چوکار (؟)

صحتنامه تقریظات پند نامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	انتقع	من انتفع
۱	۱۴	اوستادالملک	سنادالملک
۱	۱۵	سندیه	سندته
۲	۲	الناظرین	تبصرة للناظرین
۲	۷	صلح	مصلح
۲	۱۱	گوراتر	گواراتر
۳	۴	الفهامه	والفهامه
۴	۸	پندفاضل	پندنامه فاضل
۴	۸	شاهدکه	شاهد
۴	۹	بربرای	برای
۴	۱۲	صفائی	صفائی
۴	۱۸	نوزآموز	نوآموز
۵	۱۰	روشنی	روشن
۵	۱۱	نیامیزد	نیامیزد
۵	۲۰	نگهدارد	نگهدار
۶	۲۰	فواصی	غواصی
۷	۱۰	روشن	روشن
۷	۱۵	زنگین	رنگین
واعرضنا عن اغلاط یسیرة لا یتعسر اصلاحها علی الفطن النجیب			

اشتہار تصنیفات مصنف پندنامہ فاضل مسمیٰ بہ تحفہ عثمانیہ

(الف) پندنامہ فاضل مسمیٰ بہ تحفہ عثمانیہ۔ اصول علم اخلاق کی لب لباب ہے۔ پہلے تین باب میں جنکے سو شعر ہیں تین چہل حدیثون کا ترجمہ ہے اور یہہ وہ احادیث ہین جنکو ائمہ حدیث نے جامع انواع علوم و آداب کثیر المعانی قلیل المبانی اور بعض حدیث کو مدار الاسلام اور بعض کو نصف دین فرمایا ہے۔ ما بقی اشعار مین چند ارشادات حضرات صوفیہ کے اور ضروری اور منتخب نصائح اور لاجواب و کار آمد حکم حکماے عرب و عجم کے سلیس اور فصیح فارسی زبان مین نظم کئے گئے ہیں۔ حاشیہ مین وہ کل احادیث معہ ترجمہ اردو درج کر دیئے گئے ہین۔ دیباچہ بزبان اردو ہے جس مین حسب ذیل امور بیان ہوئے ہین (۱) انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل عقلی و نقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجہ اخس سے اوج کمال تک (۲) علم تہذیب اخلاق کی تعریف اور یہہ کہ مذہب اسلام متمم اخلاق ہے (۳) یہہ کہ اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین سوائے مذہب کے کوئی شے باعث تہذیب اخلاق نہین ہو سکتی (۴) آیات و احادیث در بارہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر (۵) وجہ تصنیف و نظم کتاب ہذا (۶) اربعین کی تعریف اور فضیلت اور حدیث فضیلت کا ضعف اور راویوں کا رفع (۷) نام اون ائمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدیثین تالیف فرمائے ہین (۸) مذکورہ بالا چہل احادیث کے تفصیلی مسائل اور فضیلت (۹) تفصیل اون مکارم اخلاق کی جنکے متعلق اس کتاب مین توجہ دلائی گئی ہے (۱۰) بحر عروضی اور ترجمہ کے متعلق بیان اور یہہ کہ کتاب ہذا قابل تدریس و سلسلہ تعلیم کے ہے خاتمہ مین متعدد علماے نامی و ادبای گرامی کے پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریظات درج ہین غرض بہمہ وجوہ یہہ کتاب لائق دید ہے اور اپنی طرز مین نرالی ہے جسکا اندازہ دیکھنے سے ہوگا مطبوعہ مطبع صاحب دکن قیمت ۷ ر حالی

(ب) تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین۔ فرزدق تمیمی ایک مشہور شاعر عرب نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعریف مین بمقابلہ شاہزادہ وقت کے ایک موقع پر ایسی حالت مین کہ شاہزادہ مذکور حضرت کے نام نامی کو پوشیدہ کرنا چاہتا تھا مجمع عام مین ایک قصیدہ ۲۷ شعر کا فی البدیہہ نہایت فصیح و بلیغ پڑھا تھا جو از بس مقبول و مشہور ہے اوسی قصیدہ کا تخمیس بزبان عربی ہے اور تخمیس کی شرح فارسی مین کر دیگئی ہے جس مین علاوہ حل لغات و ترجمہ عربیہ وغیرہ کے تاریخی حالات اور ترجمہ اور احوال شریف حضرت زین العابدین رض اور شاہزادہ مذکور اور فرزدق کے درج ہین مطبوعہ ظفر پریس قیمت ۴ ر

(ج) شرح سلم العلوم بزبان [illegible] شرح تلخیص المفتاح بزبان فارسی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی بزبان اردو و عربی بھی تیار ہین مگر چونکہ بوجہ ضخامت کے طبع کے لئے صرفہ کی ضرورت ہے لہذا ایکسو درخواستین وصول ہونیکے بعد فوراً طبع ہو سکتی ہین علیٰ ہذا القصیدہ بدرالامالی و بانت سعاد وغیرہ وغیرہ۔

(د) چونکہ لائق مصنف امتحان وکالت درجہ اول اور امتحان جوڈیشل ڈپارٹمنٹ مین رجسٹرار اعلیٰ اور امتحان صیغہ مالین بھی کامیاب ہی بر وقت یاد کرنے کتب قوانین کے قبل از امتحان کتب مشروط الامتحان سے [illegible] جات مرتب کئے تھے جو امیدواران امتحان کے لئے حد نفع اوٹھا چکے ہین اور اوٹھا رہے ہین کل خلاصہ جات طبع ہو چکے ہین جو مصنف سے درخواست کرنے پر بقیمت ارزان مل سکتے ہین

المشتہر

محمد بدر الدین تلمیذ مصنف